فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ
وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ
[النور ۲۴ ۳۶:۲۴]

خانقاہی نظامِ تربیت

تعارف ۔ مقاصد ۔ طریقۂ کار

مرتبہ
نثار احمد الحسینی

گویا کونین کی دولت کو سمیٹا اس نے
دل کی دنیا جو بسائے ہے تیرے نام کے ساتھ

ہے ترا ذکر حلاوت میں ایسا کہ زبان
ایک نیا ذائقہ پائے ہے تیرے نام کے ساتھ

دل تڑپتا ہے سنے جب بھی تیرا نام کہیں
آنکھ بھی اشک بہائے ہے تیرے نام کے ساتھ

خوب کیا عشقِ الٰہی کا اثر ہوتا ہے
روح بھی وجد میں آئے ہے تیرے نام کے ساتھ

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيلًا [المزمل ۷۳:۸]

”اور اپنے رب کے نام کو یاد کرتے رہا کیجیے اور ماسوَی اللہ سے کٹ کر اسی کی جانب متوجہ رہیے“

خانقاہی نظامِ تربیت

تعارف، مقاصد، طریقہ کار

— مرتبہ —

نثار احمد الحسینی

خانقاہِ امدادیہ
مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام
مدینہ مسجد، محلہ زاہد آباد، حضرو، اٹک، پاکستان
موبائل: 0312-2311400 فون: 057-2311400

رائے گرامی

قطب العارفین حضرت مولانا خلیفہ غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خلیفہ مجاز: سراج السالکین حضرت مولانا غلام حسن سواگی رحمہ اللہ
امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ
شمس الاولیاء حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

الحمدللّٰہ تعالیٰ والصلوٰۃ والسّلامُ علیٰ رسولہ المجتبیٰ سیّدنا محمدِ نِ المصطفیٰ وعلیٰ آلہ الأتقیاء واصحابہ الأصفیاء، أمّابعد:

حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی زید مجدہٗ سے مجھے دلی محبت ہے۔ ان کے خانقاہی کام سے دلی مسرت ہوتی ہے۔ انہوں نے خانقاہی کام اور اس کے طریقہ کار پر جو رسالہ لکھا ہے، یہ بہت اہم ہے کہ اس میں اذکار و معمولات کے ساتھ تربیّت کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ خانقاہ میں تربیّت کی بہت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائیں۔ آمین۔

دعا گو و دعا جو خلیفہ غلام رسول عفی اللہ عنہٗ
لعل ماہڑہ، ڈیرہ اسماعیل خان

۵ر ربیع الاوّل ۱۴۲۴ھ/ ۶ر مئی ۲۰۰۳ء

خانقاہی نظام

اہمیت، تعارف، مقاصد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدللّٰہ و کفیٰ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ أمابعد:

اللہ جلّ شانہ نے مقاصد رسالت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ إِذۡبَعَثَ فِیۡھِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ أَنۡفُسِھِمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡھِمۡ وَیُعَلِّمُھُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَإِنۡ کَانُوۡامِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ۔ ’’سورہ اٰل عمران‘‘: ۱۶۴

واقعی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جبکہ انہی میں سے ایک ایسا رسول ان میں بھیجا جو ان پر خدا کی آیتیں تلاوت کرتا ہے اور اُن کی زندگی کو سنوارتا ہے اور اُن کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے اور بلاشبہ اس رسول کی تشریف آوری سے قبل یہ لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

اس آیت میں تلاوت آیات یعنی دعوت اسلام کے بعد جو اہم چیز ذکر فرمائی وہ تزکیہ نفس ہے۔ تزکیہ نفس اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنی چاہت کو چھوڑتے ہوئے اپنے ظاہر و باطن کو عقیدہ اور اعمال کی آلائشوں سے پاک کرنا ہے۔

اس لئے دوسرے مقاصد رسالت، تلاوت آیات، تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت کے ساتھ ساتھ تزکیہ نفس کو بھی شریعت اسلامیہؒ نے خاص اہمیت دی ہے۔

ائمہ کرام اور اکابر امت رحمہم اللہ نے شریعت اسلامیہؒ کے ظاہری اعمال کو فقہ اور باطنی اعمال: عقائد اخلاص، للّٰہیت، ایمان، یقین اور استقامت وغیرہ کو تزکیہ نفس یا نسبتِ احسان کے عنوان سے تعلیم و تعلّم کے ذریعہ سکھایا گیا ہے۔ جس طرح خیر القرون میں علوم دینیہ کیلئے مدرسہ، جامعہ، دار العلوم وغیرہ کوئی اصطلاح نہیں تھی۔ بعد میں علامتی عنوان کے طور پر یہ نام رکھے گئے۔ اسی طرح تزکیہ نفس کے تعلیم و تعلّم کیلئے بھی باقاعدہ کوئی علامتی عنوان نہ تھا بعد میں رباط، خانقاہ،

زاویہ، دائرہ وغیرہ نام رکھے گئے۔ مدرسہ وخانقاہ دونوں کا مقصد ظاہر وباطن کو شریعت کے تابع کرنا ہے۔ مدرسہ اور خانقاہ میں عنوان کی علیحدگی کا مطلب ان کے مقصد کا تضاد نہیں بلکہ اپنے طریقہ کار کی وضاحت کیلئے فقط ایک علامت ہے۔ ورنہ کام کے اعتبار سے مدرسہ ہی خانقاہ ہے اور خانقاہ ہی مدرسہ ہے۔ اس لئے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں اخلاص، ایمان اور یقین کے بغیر اعمال شرعیّہ کی کوئی وقعت نہیں۔ اسی طرح تزکیہ نفس کے بغیر علوم کے تعلیم وتعلّم کا کوئی مقام نہیں۔ جیسے ایک ہسپتال میں دل، جگر، دماغ، آنکھ، کان وغیرہ اعضاء جسمانی کے الگ الگ شعبوں کا مطلب آپس کا تضاد اور اختلاف نہیں، بلکہ یہ تقسیم مریض کے علاج اور نگہداشت کے لیے ہے۔ کبھی ایک ہی مریض مختلف شعبوں کے زیر علاج ہوتا ہے اور کبھی اپنی ضرورت سے کسی ایک ہی شعبہ کے زیر علاج ہوتا ہے۔

عہد رسالت سے لے کر اب تک مسجد ہی مدرسہ اور خانقاہ رہی ہے اور کبھی انتظامی ضرورت مثلاً: قیام وطعام وغیرہ کے مدّنظر مسجد سے متصل الگ مدرسہ اور خانقاہ کے نام سے بھی کام کیا گیا۔ عنوان کے ساتھ مکان کی یہ علیحدگی بھی ایک انتظامی ضرورت ہے نہ کہ اصلاً ان عنوانات کے کام میں کوئی تضاد ہے۔ خانقاہ روحانی علاج گاہ، معرفت الٰہیّہ کی تعلیم گاہ اور سلوک الی اللہ کی تربیت گاہ ہے۔ روحانی علاج اور سلوک ہی کو تزکیہ نفس اور اس کے ثمرہ کو معرفت اور احسان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس نعمت کے حصول کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کے نام مبارک اور کلمات طیبات میں سے کسی کلمہ مبارکہ کا تکرار ہے، جسے ذکر اللہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں ذکر اللہ کا حکم ارشاد فرمایا، وہیں ذکر کے لیے خلوت کا بھی ارشاد فرمایا۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا. ”المزمل“:۸

اور اپنے رب کے نام کو یاد کرتے رہا کیجیے اور ماسوٰ اللہ سے کٹ کر اسی کی جانب متوجہ رہیے۔

خانقاہ اور اس کا ماحول بھی اسی تَبَتُّل (خلوت) ہی کی بطور علاج ایک صورت ہے۔

رضائے الٰہی کیلئے علوم دینیّہ اور تزکیہ نفس کے تعلیم وتعلم کیلئے اپنے آپ کو وقف کردینے اور تبتُّل کے لیے ایک الگ ماحول اور علیحدہ جگہ اختیار کرلینے والے سعادت مندوں کی عظمت کو رب تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا ہے۔

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَفِيْهَااسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ لَّاتُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَابَيْعٌ عَنْ ذِكْرِاللّٰهِوَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْماً تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ.

''سورۃ النور'': ۳۶، ۳۷

(شریعت اسلامیہ کا وہ چراغ) اُن گھروں میں (روشن کیا جاتا ہے) جن کے متعلق اللہ نے یہ حکم دیا ہے کہ ان کی قدر و منزلت کی جائے اور اُن مکانوں میں اللہ کا نام لیا جائے۔ اُن مکانوں میں صبح اور شام ایسے لوگ خدا کی پاکی بیان کرتے ہیں جن لوگوں کو اللہ کی یاد سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ کسی قسم کی خرید غافل کر سکتی ہے نہ کسی قسم کی فروخت۔ وہ لوگ ایک ایسے دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن بہت سے دل پلٹ جائیں گے اور بہت سی نگائیں اُلٹ جائیں گی۔

سورہ نور کی اس آیت نمبر ۳۶، ۳۷ کی تفسیر میں ''فِيْ بُيُوْتٍ'' کے ذیل میں مفسرین نے مسجد اور خانقاہ مراد لی ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے ''بیان القرآن'' جلد نمبر ۲ جز نمبر ۸ صفحہ نمبر ۲۱، مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ صاحب نے ''معارف القرآن'' جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۴۲۹، اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ نے (''معارف القرآن'' جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۴۳۹) پر وضاحت سے لکھا ہے کہ ''فِيْ بُيُوْتٍ'' سے مراد مسجد اور خانقاہ ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ سورۃ النور کی آیت نمبر ۳۶ کے ذیل میں ''مسائل السلوک'' میں مفسرین کے اقوال نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

قُلْتُ وَفِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى هَذَاالتَّقْرِيْرِعَلٰى عَظْمِ قَدْرِالْخَانْقَاهُاتِ الذِّكْرِيَّةِ وَتَعْظِيْمِ قَدْرِهَابِاَدَاءِ حَقِّهَاالْمَوْضُوْعَةِ لَهٗ مِنَ الذِّكْرِ وَالْمُرَاقَبَةِ.

''بیان القرآن''، جلد ۲، جز ۸، ص ۲۱

(اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کے ان آراء کے بعد) میں (مولانا محمد اشرف علی تھانوی) کہتا ہوں یہ آیت ذکر اللہ کیلئے بنائی گئی خانقاہوں کی فضیلت اور ذکر و مراقبہ کے جس مقصد کیلئے یہ خانقائیں بنائی گئی ہیں، ان کے پورا کرنے کی عظمت

پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت الشیخ ابو حفص عمر بن محمد عبد اللہ الملقب بہ شیخ شہاب الدین سُہرَوَرْدِی رحمہ اللہ (م۶۳۲ھ/۱۲۳۴ء) ''سورۃ النور'' کی اس آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں:

> اس بناء پر اعتبار مردان ذاکر کے ساتھ ہے نہ جگہوں کی چار دیواری کا اور جو بقعہ (مکان) کہ مردوں کو اس صفت کے ساتھ التوا اور انحصار کرے وہی گھر ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے رفیع ہونے کا حکم دیا ہے۔

''عوارف المعارف'' مترجم ص ۱۲۵

یعنی ''فِيْ بُيُوْتٍ'' کی عظمت وفضیلت ذکر کرنے والوں کے اعتبار سے ہے کسی چار دیواری کا نام محض خانقاہ رکھنے سے نہیں جہاں اللہ اللہ کرنے والے ہوں وہی جگہ خانقاہ اور بقعہ نور ہے۔

خانقاہ

فارسی کی مشہور قدیم لغت ''برہان قاطع'' میں محمد حسین بن خلف تبریزی لکھتے ہیں:

> خانگاہ: (از خانہ۔ خان+گاہ (پسوند مکان) یا گاف فارسی بروزن او معنٰی خانقاہ است وآن خانہ بی باشد درویشان ومشایخ ودر آں عبادت کندوبہ سربرند خانقاہ معرّب آں است وبہ حذف الف ہم آمدہ کہ خانگہ باشد۔

> لفظ خانگاہ: خانہ یا خان اور گاہ سے مرکب ظرف مکان ہے یہ وزن ومعنٰی میں خانقاہ کے ہم وزن ہے اس سے مراد وہ مکاں ہے جہاں سالکین اور مشایخ عبادت کرتے ہیں ٹھہرتے ہیں۔ خانقاہ اسی خانگاہ سے عربی شکل ہے اور کبھی الف کے حذف سے اسے خانگہ بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت حافظ شیرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

منم کہ گوشۂ میخانہ خانقاہ من ست   دعائے پیر مغاں ورد صبح گاہ من ست

میں وہ ہوں کہ میخانہ کا گوشہ ہی میری خانقاہ ہے اور شیخ کامل کی اطاعت میرا صبح کا وظیفہ ہے۔

بر آستانہ میخانہ ہر کہ یافت رہے
زفیض جامِ مے اسرار خانقاہ دانست

میخانے کے آستانے پر جس کسی کو معرفت کا راستہ مل گیا اس نے جام معرفت کے فیض سے خانقاہ کے تمام راز جان لیے۔

ذکر و شغل اور تعلیم تزکیہ وسلوک کیلئے باقاعدہ خانقاہ کے نام سے کسی مکان کی بنیاد زمانہ خیر القرون، تابعین میں دوسری صدی ہجری میں حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ ۱۶۰ھ کے ہم عصر مشہور صاحب تقویٰ وورع حضرت ابو ہاشم صوفی رحمہ اللہ کیلئے رکھی گئی۔

''طبقات صوفیہ'' مؤلفہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمہ اللہ ۴۸۱ھ ص ۱۲۵

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> جان رکھو کہ خانقاہ کی بنا (مقصد) اس ملت کے ہادی مہدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے اور اہل خانقاہ کے ایسے احوال ہیں جن کے باعث وہ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوگئے ہیں اور وہ اپنے پروردگار کی طرف سے سیدھے راستے پر ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ: أُولٰئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ۔ (''الانعام'': ۹۰) یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اس لئے تو اُن کی ہدایت کی پیروی کر۔

''عوارف المعارف'' مترجم ص ۱۳۴

اس تفصیل سے واضح ہو جاتا ہے کہ جہاں تعلیم تزکیہ وسلوک ہو اور جو جگہ سالکین ومشائخ کی عبادت گاہ ہو وہی خانقاہ ہے۔ زمانہ رسالت سے مسجد ہی تعلیم اور عبادت کا مرکز ہے اور کبھی کسی انتظامی ضرورت سے یہی کام علیحدہ علیحدہ مکان میں بھی ہو سکتے ہیں۔ مکی دور میں حضور انور ﷺ کا غار حرا میں تبتّل ومراقبہ اور مدنی دور میں چبوترہ صفہ خانقاہ ہی کی ایک صورت ہے۔

چبوترہ صفہ خانقاہ نبوی ﷺ

چبوترہ صفہ جو مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃً وسلاماً سے علیحدہ جگہ تھی وہاں علوم شریعت کے طالب اور تعلیم وتزکیہ کے سالک صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مستقلاً رہتے تھے۔

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ سابق شیخ التفسیر دار العلوم دیوبند لکھتے ہیں:

> تحویل قبلہ کے بعد جب مسجد نبوی کا رخ بیت اللہ کی طرف ہوگیا تو قبلہ اول کی

طرف دیوار اور اس کے متصل جو جگہ تھی وہ اُن فقراء وغرباء کے ٹھہرنے کیلئے بدستور چھوڑ دی گئی جن کے لئے کوئی ٹھکانا اور گھر بار نہ تھا۔ یہ جگہ صفہ کے نام سے مشہور تھی۔ صفہ اصل میں سائبان اور سایہ دار جگہ کو کہتے ہیں۔ وہ ضعفاء مسلمین فقراء شاکرین جو اپنے فقر پر فقط صابر ہی نہ تھے بلکہ اُمراء واغنیاء سے زیادہ شاکر اور مسرور تھے جب احادیث قدسیّہ اور کلمات نبویّہ سننے کی غرض سے بارگاہ نبوت ورسالت میں حاضر ہوتے تو یہاں پڑے رہتے تھے۔ لوگ ان حضرات کو اصحاب صفّہ کے نام سے یاد کرتے تھے گویا یہ اس بشیر ونذیر اور نبی فقیر ﷺ کی خانقاہ تھی جس نے بہ ہزار رضا ورغبت فقر کو دنیا کی سلطنت پر ترجیح دی۔ اور اصحاب صفّہ ارباب توکل اور اصحاب تبتُّل کی ایک جماعت تھی جو کہ لیل ونہار تزکیہ نفس اور کتاب وحکمت کی تعلیم پانے کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر رہتی تھی نہ ان کو تجارت سے کوئی مطلب تھا اور نہ زراعت سے کوئی سروکار تھا۔ یہ حضرات اپنی آنکھوں کو آپ ﷺ کے دیدار پرانوار کیلئے اور اپنے کانوں کو کلمات قدسیّہ کے سننے کیلئے اور جسم کو آپ ﷺ کی صحبت اور معیّت کیلئے وقف کر چکے تھے۔

سیرت مصطفٰے ﷺ، ۱/۳۵۱

حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب دامت برکاتہم لکھتے ہیں:

ضعفاء مہاجر مسلمین اور فقراء شاکرین جو اپنے فقر پر فقط صابر ہی نہیں بلکہ اُمراء واغنیاء سے کہیں زیادہ رضاء الٰہی پر شاکر اور مسرور تھے، ان کی رہائش کیلئے رحمت کائنات ﷺ نے یہ جگہ مخصوص فرمائی تھی۔ چونکہ ان کے نہ تو اہل واعیال تھے اور نہ ہی کوئی جائے پناہ، نہ انہیں تجارت کے گورکھ دھندوں سے سروکار تھا اور نہ ہی زراعت وباغبانی کی روح فرسا مشقت سے شناسائی، دوسرے لفظوں میں شہنشاہ کونین ﷺ جن کا طرہ امتیاز ''اَلْفَقْرُ فَخْرِيْ'' تھا، ان کی یہ خانقاہ تھی اور اصحاب صفّہ ارباب توکُّل اور ارباب تبتُّل کی ایک فاقہ مست جماعت تھی جو تزکیہ نفس، علم ودانش کے حصول کی خاطر فیضانِ مصطفٰی ﷺ سے فیض بار ہونے کی غرض سے ہر گھڑی خدمت عالیہ نبویّہ میں حاضر رہتی تھی۔ علوم قرآن وحدیث کے اصول

> کا شوق انہیں کشاں کشاں معلّم انسانیت ﷺ کی بارگاہ معارف پناہ میں لاتا اور وہ روحانی غذا اور لذت سے ایسے محظوظ ہوتے کہ پھر اس در کو چھوڑنے کا نام ہی نہیں لیتے تھے۔ ’’تاریخ المدینۃ المنورہ‘‘: ۴۳۸

اس تفصیل سے خانقاہ کا جو نقشہ سامنے آتا ہے وہ یہی ہے کہ خانقاہ تعلیمِ شریعت کی تربیت گاہ ہے جہاں عملاً تعلیم و تزکیہ اور سلوک اِلی اللہ ہو۔

خانقاہ شریعت اسلامیہ سے بے بہرہ اور ایمان و عمل سے تہی دامن چند دیوانوں کی آماجگاہ نہیں جہاں صوم و صلوٰۃ اور تعلیم و تعلم کا تصوّر بھی نہ ہو اور اگر کوئی ایسی جگہ کا نام خانقاہ رکھ دے یا شریعت کی عملی صورت سے تنفّر کو طریقت کا نام دے تو اس سے حقیقت کو نہ چھپایا جا سکتا ہے اور نہ اس عنوان کی اصل کو مَورَدِ الزام ٹھہرا سکتے ہیں۔

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے   کبھی خوشبو آ نہیں سکتی کاغذ کے پھولوں سے

مشہور محقق اور مؤرخ پروفیسر خلیق احمد نظامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

> مشائخ چشت کی خانقاہیں صرف تزکیۂ باطن اور تہذیب نفس ہی کیلئے مخصوص نہ تھیں بلکہ وہاں دینی تعلیم کا بھی بندوبست ہوتا تھا۔

’’تاریخ مشائخ چشت‘‘ ج ۱ ص ۳۴۲

اصلاح امت اور تعلیم و تربیت کا یہ خانقاہی کام کبھی خانقاہ وغیرہ کے نام سے اور کبھی کسی عنوان کے بغیر زمانہ خیر القرون سے آج تک اہل حق کے ہاں عملی صورت میں الحمد للہ موجود ہے۔

عالم دنیا کا چپہ چپہ خانقاہی کام کی برکت سے زینت اسلام سے مزیّن اور نور ایمان سے منوّر ہے۔

عرب و عجم کے علاوہ یورپ، امریکہ اور افریقہ کے برّاعظموں میں بھی اشاعت اسلام کا سہرا صوفیاء کرام اور خانقاہی کاموں کی محنت کا نتیجہ ہے۔ دور جدید میں ان برّاعظموں میں دینی کام کرنے والوں میں پروفیسر ڈاکٹر حمید اللہ رحمہ اللہ (م ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء) کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ مشرق و مغرب کی نو زبانوں کے ماہر اس مبلغ اسلام کی تصانیف اور دعوتی کاموں کی بدولت بے شمار خوش نصیب دولتِ ایمان سے سرفراز ہوئے۔ انہوں نے یورپ و امریکہ کے ماحول کو انتہائی قریب سے دیکھا۔ تصوف و صوفیاء اور خانقاہوں کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> ہر روز کثرت سے فرنگی مسلمان ہو رہے ہیں، انگلستان، فرانس، جرمنی، سوئزرلینڈ، ہالینڈ، بلجیم، ڈنمارک، شمالی اور جنوبی امریکہ کوئی اس سے مستثنیٰ نہیں، میری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہی جب میں نے پتا چلایا کہ ان کا ۹۹٪ حصہ تصوف اور صوفیہ کی تعلیم کے باعث اسلام قبول کر رہا ہے، عقل پرستوں کی لایعنی تفسیروں اور تحریروں کے باعث نہیں، مسلمان صوفیہ کی چیزیں اب آہستہ آہستہ فرنگی زبانوں میں ترجمہ یا تالیف ہو رہی ہیں، اسلام دل کے راستہ ہی سے پھیل سکتا ہے، دل کی زبان میں تاثیر ہے جو سحر ہے وہ کسی اور چیز میں نہیں ہم جس کی نقالی کرنا چاہتے ہیں وہ خود اپنے آپ سے اب بیزار ہو گیا ہے۔

ماہنامہ ''معارف''، اعظم گڑھ، انڈیا، جلد ۱۷۴، شمارہ ۱،
مطابق جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ/ جولائی ۲۰۰۴ء، ص ۶۳

عبدالقادر بن محمد النُّعیمی الدمشقی رحمہ اللہ (م ۹۷۸ھ/ ۱۵۷۰ء) نے اپنی مشہور کتاب "الدّارس فِي تاريخ المدارس" میں صرف دمشق میں اپنے زمانہ کی تیس سے زیادہ خانقاہوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں اکثر خانقاہیں ایسی ہیں جن کی سرپرستی اور کفایت حکمران اور وزراء کرتے رہے۔ ان خانقاہوں میں وقت کے اجل علماء اور شیوخ خلوت اور تبتّل میں اپنے اوقات یادِ الٰہی میں گزارتے تھے۔

برصغیر کی تاریخ بھی اس پر شاہد ہے کہ یہاں اشاعت اسلام کا سہرا صوفیائے کرام رحمہم اللہ، مدارس اور خانقاہوں کے سر ہے جنھوں نے دنیاوی آسائشوں سے منہ موڑ کر فقر و فاقہ میں دعوت اسلام اور اصلاح امت کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا۔ تاریخ اسلام کا کوئی دور علمائے ربانیین اور خانقاہی تربیت گاہوں سے خالی نہیں رہا۔ ماضی قریب میں علمائے اہل السنّت والجماعت اکابر دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے تمام شعبوں کے ساتھ خانقاہی کام کی اشاعت کا بھی بے مثال کام لیا۔

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ اپنے والد گرامی حضرت مولانا محمد یٰسین رحمہم اللہ (م ۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۶ء) کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

> میرے والد ماجد فرمایا کرتے تھے ہم نے دار العلوم کا وہ وقت دیکھا جس میں صدر

مدرّس سے لیکر ادنیٰ مدرس تک اور مہتمم سے لے کر دربان اور چپراسی تک سب کے سب صاحب نسبت بزرگ اور اولیاء اللہ تھے۔ دارالعلوم اس زمانہ میں دن کو دارالعلوم اور رات کو خانقاہ معلوم ہوتا تھا کہ اکثر حجروں سے آخر شب میں تلاوت اور ذکر کی آوازیں سنائی دیتی تھیں اور در حقیقت یہی اس دارالعلوم کا طغرائے امتیاز تھا جس نے اس کو دنیا کے مدارس میں ممتاز بنایا تھا۔

”میرے والد ماجد رحمہ اللہ اور ان کے مجرب عملیات“، ص ۵۲

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم اپنے دادا حضرت مولانا محمد یٰسین رحمہ اللہ کی اس روایت کی مزید وضاحت میں فرماتے ہیں:

> میرے دادا حضرت مولانا یٰسین صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ: میں نے دارالعلوم کا وہ وقت بھی دیکھا ہے جب یہاں کے شیخ الحدیث سے لے کر چپڑاسی تک سب کے سب صاحبِ نسبت اولیاء اللہ ہوا کرتے تھے۔ چوکیدار پہرہ داری بھی کرتا تھا اور اُس کے لطائف ستہ بھی جاری ہوا کرتے تھے۔

ماہنامہ ”البلاغ“، کراچی، ج ۴۹، ش ۹، بابت: رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ/ستمبر ۲۰۱۰ء، ص ۳۰

بحمد اللہ تعالیٰ دارالعلوم دیوبند کا یہ امتیاز آج بھی باقی ہے بانی دارالعلوم دیوبند حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے پوتے حضرت مولانا محمد طیّب صاحب رحمہ اللہ جو نصف صدی دارالعلوم دیوبند کے مہتمم رہے ”فتاوٰی دارالعلوم دیوبند“ جیسی اہم کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

> نقشبندیہ کے مشہور معمولات میں ختم خواجگان ہے جو حضرت مفتی (عزیز الرحمٰن) صاحب کی مسجد میں (جو دیوبند میں چھوٹی مسجد کے نام سے مشہور ہے) پابندی کے ساتھ روزانہ صبح کی نماز کے بعد ہوتا تھا۔ آج بھی ہم لوگوں کیلئے مسرت کا مقام ہے کہ حضرت مفتی اعظم قدس سرہٗ کے چھوٹے صاحبزادے مولانا قاری جلیل الرحمٰن صاحب عثمانی موجودہ دارالعلوم دیوبند اس سلسلہ کو مضبوطی کے ساتھ قائم کئے ہوئے ہیں جس سے حضرت ممدوح کے دور کی یاد تازہ ہوتی رہتی ہے۔

”فتاوٰی دارالعلوم دیوبند“، ۳۱/۱

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ (م ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء) کے ہاں گنگوہ میں جب تک دورہ حدیث شریف کا معمول رہا، دارالعلوم دیوبند میں دورہ حدیث نہیں پڑھایا جاتا تھا۔ طلبہ مشکوٰۃ شریف (موقوف علیہ) تک پڑھ کر تعلیم حدیث کے لیے گنگوہ جاتے تھے۔ اسی طرح کئی طلبہ اور اساتذہ بھی جمعرات کی چھٹی پر گنگوہ چلے جاتے۔ ایک رات اور دِن کا کچھ حصہ وہیں خانقاہی ماحول میں گزارتے۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ ہر جمعرات بعد ظہر پیدل گنگوہ جاتے۔ رات وہیں گزار کر جمعہ کو واپس دیوبند آجاتے تھے۔ گنگوہ میں طلبۂ دورہ حدیث گنگوہ میں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی مسجد اور گنگوہ کے تالاب کے کنارے حضرت مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی رحمہ اللہ (م ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء) کی مسجد میں رہتے تھے۔ دوسرے علماء کی بھی آمد و رفت رہتی تھی۔ گنگوہ کا یہ ماحول صرف اسباق اور مدرسہ کا نہ تھا، اصلاح باطن کی خانقاہ بھی تھی۔ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ گنگوہ کے اس خانقاہی ماحول کے تذکرہ میں فرماتے ہیں:

> گنگوہ کی خانقاہ کے پاس ایک جوہڑ (تالاب) تھا، جس کی دوسری طرف ایک مسجد تھی۔ اس مسجد میں حضرت مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی رحمہ اللہ کا اپنے تلامیذ و متعلقین کے ساتھ قیام تھا۔ رات کو نصف شب کے بعد خانقاہ سے بھی ذکر جہری شروع ہو جاتا اور حضرت مولانا یحییٰ والی مسجد سے بھی۔ جس کے اثر سے پوری فضا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه، اِلَّا اللّٰه، اور اَللّٰه... اَللّٰه کی ضربوں سے گونج اٹھتی۔ جس کے نتیجے میں اس جوہڑ (تالاب) میں موجود دھوبی بھی اس ذکر جہری سے متاثر ہوتے اور ان کا دائمی معمول بھی یہ بن گیا کہ جب کپڑا پتھر پر مارتے تو مارتے ہوئے زبان سے ضرب کے ساتھ اللہ... اللہ کا نعرہ لگاتے۔ ’’ذکر جہری کا اثبات‘‘: ۳۹، ۴۰

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ خانقاہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے ماحول کے قرب و جوار پر اثرات کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> قطب الارشاد حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے دور میں ان کے مریدوں میں معمولی سے معمولی اور اَن پڑھ بھی متبع سنت تھے۔ میں نے بالکل اَن پڑھ لوگوں کو دیکھا کہ تہجد کے ایسے پابند تھے کہ بعض بڑوں کو بھی ویسا کم دیکھا۔ اور طریقت کا حال یہ تھا

> کہ حضرت قدس سرہٗ کو خانقاہ کے قریب جو عام گڑھا ''تالاب'' مشہور ہے، اس میں پچاس ساٹھ دھوبی آخر شب میں کپڑے دھویا کرتے تھے۔ وہ بجائے مختلف آوازوں کے، اللہ... اللہ کی صدائیں لگایا کرتے تھے۔

''شریعت وطریقت کا تلازم''

مولانا محمد ابراہیم قاسم بلرام پوری صاحب مدظلہٗ دارالعلوم دیوبند کی مسجد ''جامع رشید'' میں درس وتدریس دعوت وتبلیغ اور طلبہ کے مباحثہ ومذاکرہ اور معمولات رمضان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

> اس لحاظ سے یہ مسجد عبادت گاہ ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیم گاہ اور خانقاہ بھی ہے، جس کے نتیجے میں مسجد نبوی علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام اور درسگاہ صفّہ سے ایک خصوصی نسبت کا احساس ہوتا ہے۔

ماہنامہ ''دارالعلوم'' دیوبند، جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ، اگست ۲۰۰۳ء ص ۵۴

حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن ہزاروی دامت برکاتہم حال ہی میں جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ/ اپریل ۲۰۱۴ء کو حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا سیّد محمد ارشد مدنی دامت برکاتہم صدر ''جمعیۃ علماء ہند'' کی دعوت پر دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ اپنے سفرنامہ میں ''دارالعلوم دیوبند'' میں مجالس ذکر اور خانقاہی ماحول کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ۱۸/اپریل نمازِ فجر چھتہ (انار والی) مسجد میں حضرت استاذ گرامی (مولانا سیّد ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنی) دامت برکاتہم کی معیت میں ادا کی۔ بعد نمازِ فجر برآمدے کی بتیاں کھلی چھوڑ دی گئیں تاکہ قرآن خواں تلاوت کرسکیں، لیکن اندر ہال کی بتیاں بجھا دی گئیں اور بارہ تسبیح ذکر جہری کی مجلس شروع ہوئی۔ وفد کے اکثر حضرات اس مبارک مجلس میں شریک تھے۔ ذکر کی سریلی آوازوں سے ایک عجیب روحانی منظر تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا، یہ مجلس سال بھر روزانہ ہوتی ہے۔ حضرت مہتمم صاحب خود اِس مجلس میں شرکت فرماتے ہیں اور رمضان میں حضرت مولانا سیّد محمد ارشد مدنی دامت برکاتہم یہاں اعتکاف بھی فرمایا کرتے ہیں۔ مسجد کے دائیں

> جانب بانی دارالعلوم دیوبند قاسم العلوم والخیرات حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی خلوت گاہ ہے، جو ایک خانقاہ بھی ہے۔ آج کل یہاں بعد عصر حضرت مدنی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا حافظ محمد طیب صاحب دامت برکاتہم کی مجلس ہوتی ہے۔ ہم اشراق پڑھ کر مہمان خانہ واپس ہو رہے تھے کہ ابھی بھی ذکر اللہ کی گونج جاری تھی۔

ماہنامہ ''زکریا''، راولپنڈی، جلد ۷، شمارہ ۱، رجب ۱۴۳۵ھ/ مئی ۲۰۱۴ء، ص ۹، ۱۰

اس سفر میں حضرت مولانا مفتی شیر محمد علوی صاحب مدظلہ، سابق مفتی جامعہ اشرفیہ، لاہور بھی تھے، وہ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> مسجد (چھتہ، دیوبند) میں حاضری ہوئی۔ نماز باجماعت ادا کرنے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے نصیب فرمائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد مسجد کے اگلے ہال کی بتیاں بند کر دی گئی، جس میں ذاکرین حضرات اپنے اپنے طور پر ذکر الٰہی میں مشغول ہو گئے اور یہ ہال ذاکرین سے بھرا ہوا تھا اور دوسرے ہال کی بتیاں روشن تھیں، جس میں تلاوتِ کلام پاک کرنے والے حضرات تلاوت میں مشغول ہو گئے اور باہر صحن میں طلبہ اپنے تکرار و مطالعے میں مشغول ہو گئے۔

ماہنامہ ''الحقانیہ''، سرگودھا، زیرادارت: مولانا مفتی عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہ، جلد ۹، شمارہ ۸، ۹، ۱۰، بابت: شعبان، رمضان، شوال ۱۴۳۵ھ/ جولائی، اگست ۲۰۱۴ء، ص ۱۳۵

ان اکابر رحمہم اللہ نے خانقاہی کام کو اپنا مقصد حیات بنایا جہاں بھی رہے مخلوق کو خالق سے جوڑتے رہے۔

اکابرین دیوبند رحمہم اللہ میں سے کئی حضرات کی خانقاہوں کو زیادہ شہرت ملی مثلاً:

۱۔ حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمہ اللہ (م ۱۳۱۳ھ/ ۱۸۹۵ء) کی خانقاہ گنج مرادآباد۔
۲۔ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ (م ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء) کی خانقاہ تھانہ بھون۔
۳۔ قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ (م ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء) کی خانقاہ گنگوہ۔
۴۔ حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء) کی ''خانقاہ امدادیہ'' تھانہ بھون۔
۵۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ (م ۱۳۷۶ھ/ ۱۹۵۶ء) کی ''خانقاہ سراجیہ'' کندیاں۔

٦۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمہ اللہ (م ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۷ء) کی خانقاہ دیو بند۔

۷۔ تاج الاولیاء حضرت مولانا سیّد تاج محمود امروٹی رحمہ اللہ (م ۱۳۴۸ھ/ ۱۹۲۹ء) کی خانقاہ امروٹ شریف، سندھ۔

۸۔ سیّد الاصفیاء حضرت مولانا خلیفہ غلام محمد دینپوری رحمہ اللہ (م ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۶ء) کی ''خانقاہ دینپور شریف''۔

9۔ امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ (م ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۲ء) کی خانقاہ شیرانوالہ دروازہ لاہور۔

۱۰۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ (م ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء) کی خانقاہ ''کچا گھر''، سہارنپور۔

۱۱۔ حضرت اقدس مرشدی امام الزّاہدین قطب الارشاد حضرت مولانا محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ (م ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء) کی ''خانقاہ مدنی'' اٹک شہر۔

اور حال ہی میں قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ (م ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء) نے پیرانہ سالی معذوری اور گوناں گوں عوارض کے باوجود عرب وعجم اور یورپ وافریقہ میں خانقاہی طرزِ تربیّت کی نشر واشاعت اور خانقاہی ماحول کے احیاء کیلئے جو جاں گسل محنت فرمائی آپ کی سوانح مرتبہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ اور ''سفرنامہ یورپ وافریقہ'' میں اس کی روح پرور تفصیل سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ نے خانقاہی کام کو اس کی اصل یعنی تعلیم وتربیّت کی صورت میں پیش کیا۔ ان اکابر رحمہم اللہ کے جانشین اَخلاف اور خلفائے کرام رحمہم اللہ نے الحمدللہ اس محنت کو رب تعالیٰ کی رضاء کیلئے اپنی زندگی کا مقصد بنایا ہوا ہے۔ ان حضرات کی خانقاہیں آج بھی قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ کر رہی ہے۔ ذکر وفکر صبح گاہی، تلاوت ونوافل، تعلیم وتعلّم اور ان کے مجاہدانہ جذبات امت کے ایمانوں کو جلا بخش رہے ہیں۔

اکابر دیوبند رحمہم اللہ کی خدمات طریقت اور خانقاہی طرز تربیت کی عنداللہ مقبولیّت کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ بحمداللہ آج عالم دنیا کے کونے کونے میں خانقاہیں اور حلقہ ہائے ذکر وفکر اصلاحِ اُمت میں مشغول ہیں اور رب تعالیٰ کی معرفت ومحبّت کے خزانے لُٹا رہے ہیں۔

خانقاہ ایک عملی تربیت گاہ ہے جہاں شیخ کی نگرانی میں نظم وضبط کے ساتھ تعلیم و تعلم، تزکیہ نفس اور منازل سلوک طے کر کے بندہ اپنے رب کا قرب اور معرفت کی دولت حاصل کرتا ہے۔ خانقاہ میں اہم چیز صحبتِ صالح ہے۔ سالک شیخ کامل کی صحبت اور مخلص و متقی سالکینِ طریقت کی معیّت میں اخلاص وتقوٰی کے رنگ میں رنگا جاتا ہے اور کثرت ذکر سے اس کے قلب سے معصیت کا زنگ دور ہو جاتا ہے، دِل میں معرفت الٰہی کے انوار چمکنے لگتے ہیں اور دِل ودماغ اللہ تعالیٰ کی محبّت سے معطّر ہو کر اس محبت کے حصول کے عملی ذریعہ شریعت اسلامیہ کے لئے بے تاب ہو جاتا ہے۔

یہ بھی ملحوظ رہے کہ خانقاہ کا مقصد یا مطلب کسی کو اپنے ماحول، معاشرہ، معیشت یا اہل و عیال سے کاٹنا یا اہل حقوق کی حق تلفی نہیں، بلکہ سالک اور خانقاہ کا تعلق مریض اور علاج گاہ (ہسپتال) کا سا ہے۔ مریض کی طرح سالک کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے خانقاہ میں اسے کبھی محض علاج اور دوا بتانے پر اکتفاء کیا جاتا ہے اور کبھی اسے کچھ وقت کے لیے خانقاہ میں ٹھہرایا جاتا ہے، جیسے کبھی مریض کی حالت کو دیکھتے ہوئے اسے انتہائی نگہداشت میں اپنے اعزہ اور اولاد تک سے جدا کر دیا جاتا ہے، کسی کو بھی اسے ملنے اور دیکھنے کی اجازت نہیں دی جاتی، تو جیسے یہ زیادتی اور اہل حقوق کی حق تلفی اور مریض پر ظلم نہیں کہلاتا، اِسی طرح سالک کی حالت کو دیکھتے ہوئے کچھ وقت کے لیے اسے بالکل الگ روحانی ماحول میں رکھنے کی ضرورت بھی اسی طرح ہے۔ بلکہ جب روحانی صحت جسمانی صحت سے اہم ہے تو خانقاہ میں اسے روکے رکھنے اور علیحدہ کر لینے کی اہمیت بھی زیادہ ہے۔ تعلیماتِ شرعیّہ میں اس کی عام مثال اعتکاف ہے کہ روزہ کی حالت میں ایک مسلمان اپنے امورِ دنیاوی سے چند دنوں کے لیے لاتعلق ہو کر محض رب سے لو لگا لیتا ہے تو اُس کا مقصود اپنے حقوق کو ترک کر دینا ہرگز نہیں ہوتا، بلکہ کچھ وقت کے لیے ہوتا ہے، تاکہ وہ تبتّل اور خلوت کے وقت میں ایسی روحانی قوت حاصل کر لے کہ دنیاوی امور میں اپنے آپ کو رب تعالیٰ کے احکام کا پابند بنائے رکھے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> صاحبزادہ! چاہیے کہ گونگا پن تیری عادت اور گم نامی تیرا لباس اور مخلوق سے بھاگنا تیرا منتہائے مقصود بنا رہے۔ اور اگر تجھ سے ہو سکے کہ زمین میں سرنگ کھود کر اس

میں گھس بیٹھے تو ایسا کر۔ یہی عادت تیری اس وقت تک رہنی چاہیے کہ تیرا ایمان جوان و بالغ ہو جائے، تیرے ایقان کے پاؤں قوی ہو کر جمنے لگیں، تیرے صدق کے بازوؤں پر پَر لگ آویں اور تیرے قلب کی آنکھیں کھل جاویں۔ اس وقت تو اپنے گھر کی زمین سے اٹھے اور علم خداوندی کے خلاء میں طیران کرے اور گشت کرے مشرق و مغرب کا، خشکی و سمندر کا، نشیب اور پہاڑوں کا اور گشت کرے زمین اور آسمانوں کا، ہوشیار رفیق راہبر کو ساتھ لے کر۔ پس اس وقت اپنی زبان کو گفتگو میں کھول۔ گم نامی کے کپڑے اتار۔ مخلوق سے بھاگنا چھوڑ اور اپنی سرنگ سے نکل کر ان کی طرف آ کہ اب تو ان کے لیے دوا ہے کہ اپنے نفس میں نقصان نہیں پا سکتا۔ پس پروا مت کر ان کی قلت و کثرت کی، ان کے متوجہ ہونے اور روگردان بننے کی اور ان کی مدح اور مذمت کی کچھ پروا مت کر۔ جہاں بھی تو گرے گا وہیں دانہ چگ لے گا اس لیے کہ تو اپنے رب عزوجل کے ساتھ ہے۔

''الفتح الربانی'' ترجمہ فیوض یزدانی، ص ۶۸، ۶۹

سالک خانقاہ سے اپنی ذات اور اپنے ماحول کیلئے رحمت بن کر معاشرہ میں جاتا ہے اور اگر کبھی خانقاہ کے ماحول سے باہر کی دنیا بغاوت اور معصیت کے جذبات کو تازہ بھی کرتی ہے تو شیخ کی صحبت اور خانقاہ کا ماحول اسے پھر اپنے اصل کی طرف کھینچ لیتا ہے۔ البتہ اہل خانقاہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ خانقاہ میں ایسا ماحول پیدا کریں جو مذکورہ صفات کا حامل ہو اور وہ سالکین میں یہ دینی و اصلاحی جذبات پیدا کرے۔

یہاں خانقاہی معمولات اور دوسرے تربیتی امور کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر خانقاہ میں یہی معمولات اور تربیت کا یہی انداز ہو بلکہ خانقاہی نظام کے بنیادی عوامل صحبت صالح، تزکیہ، تعلیم و تربیت اور کثرت ذکر اللہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ماحول اور وقت کی مناسبت سے اکابر رحمہم اللہ کی تعلیمات کی روشنی میں، اکابر رحمہم اللہ کے خانقاہی معمولات اور اندازِ تربیت میں سے کسی بھی صورت کو اِختیار کیا جا سکتا ہے۔

تجھ کو جو چلنا طریقِ عشق میں دشوار ہے
تو ہی ہمت ہار ہے ہاں تو ہی ہمت ہار ہے
ہر قدم پر تو جو رہرو، کھا رہا ہے ٹھوکریں
لنگ خود تجھ میں ہے ورنہ راستہ ہموار ہے

خانقاہی طرز تربیّت کے مقاصد

﴿۱﴾ ہر مسلمان میں پورے دین پر عمل کا جذبہ پیدا کرنا۔

﴿۲﴾ ترغیب اور عملی مشق سے اعمالِ شریعت کو اسطرح عادت بنانا کہ گھر پر اور اپنے ماحول میں اسطرح کا عملی ماحول بنایا جاسکے۔

﴿۳﴾ مسلمان بھائیوں کو دعوتِ اسلام اور کفار کو دعوتِ ایمان دینے کا جذبہ پیدا کرنا۔

﴿۴﴾ صحبتِ صالح اور کثرت ذکر اللہ کو پورے دین پر چلنے کیلئے بطور حقیقی محرّک، معاون اور موانع کے دور کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہوئے اختیار کرنا۔

صحبتِ صالح

صحبتِ صالح سے مراد عمومی طور پر دیندار ماحول اور خصوصی طور پر صحیح العقیدہ، متبّع سنّت، صاحبِ نسبت شیخ طریقت سے ان کے تعلق کے آداب کی رعایت کے التزام کے ساتھ ان سے تعلق ہے۔

ذکر اللہ

عمومی طور پر ہر نیک کام ذکر اللہ میں داخل ہے اور خصوصی مفہوم میں شیخ بطور علاج جو ذکر تعلیم کرے وہ سالک کی ضرورت ہے۔

روحانی علاج، روح کی پاکیزگی اور نفس کے مکائد سے حفاظت ذکر اللہ کی اسی علاجی صورت سے ہوگی۔

مقاصدِ خانقاہ کا حصول

مقاصدِ خانقاہ کے حصول کیلئے شیخ کی نگرانی میں کچھ وقت معمولات کی پابندی کے ساتھ خانقاہ میں گزارا جائے۔

لب پہ ذکر اللہ کی تکرار ہو — دل میں ہر دَم حق کا استحضار ہو
اس پہ تو کر لے اگر حاصل دوام — پھر تو بس کچھ دن میں بیڑا پار ہو

خانقاہی تربیتی معمولات

عنوان معمول	دورانیہ	کیفیت
اذان فجر سے ایک گھنٹہ پہلے بیداری		
طہارت، تہجد، دعاء، سحری، ذکر، اذانِ فجر، سننِ فجر، تسبیحات، مراقبہ	ڈیڑھ گھنٹہ	انفرادی
اگر سحری کرنا ہے تو ڈیڑھ گھنٹہ پہلے	ڈیڑھ گھنٹہ	انفرادی
صلوٰۃ فجر		اجتماعی
درس قرآن مجید	آدھا گھنٹہ	اجتماعی
سورہ یٰسین، تلاوت	آدھا گھنٹہ	انفرادی
صلوٰۃ اشراق	۱۵ منٹ	انفرادی
ناشتہ	ایک گھنٹہ	=
وضو وغیرہ	آدھا گھنٹہ	=
تعلیم: فضائل، عقائد، تصوف	پینتالیس منٹ	اجتماعی
صلوٰۃ الضحیٰ (چاشت)	آدھا گھنٹہ	انفرادی
تعلیم: معاملات، حقوق و آداب، ترہیبات	پینتالیس منٹ	=
مذاکرہ مسائل فقہ	آدھا گھنٹہ	اجتماعی
قرأت (تصحیح کلمہ، نماز، تلاوت وغیرہ)	آدھا گھنٹہ	=
کھانا	آدھا گھنٹہ	انفرادی
قیلولہ	ایک گھنٹہ	انفرادی
اذان ظہر سے آدھا گھنٹہ پہلے بیداری	ایک گھنٹہ	
طہارت، وضو	۲۰ منٹ	انفرادی
صلوٰۃ فی الزوال، صلوٰۃ التسبیح	۲۰ منٹ	انفرادی
اذان ظہر	=	=
سننِ ظہر	۵ منٹ	=

تلاوت	۲۰ منٹ	=
صلوٰۃ ظہر	۱۰ منٹ	اجتماعی
ختم خواجگان، استغفار، درود شریف، منزل، چہل حدیث درود شریف،	ایک گھنٹہ	=
حمد باری تعالیٰ، نعتِ رسول ﷺ	۲۰ منٹ	اجتماعی
بیان۔ دعاء	=	=
قہوہ، چائے، اذان عصر سے آدھا گھنٹہ پہلے	۱۵ منٹ	=
وضوء وغیرہ	=	انفرادی
اذان عصر، سننِ عصر	=	انفرادی
صلوٰۃ عصر	=	اجتماعی
درس حدیث شریف	۱۵ منٹ	=
دعوت، تسبیحات، مراقبہ، افطاری	آدھا گھنٹہ	انفرادی
اذان مغرب، صلوٰۃ مغرب	۱۵ منٹ	اجتماعی
صلوٰۃ اوابین	=	انفرادی
بیان (فضائل اہمیت، ضرورت ذکر اللہ)	آدھا گھنٹہ	اجتماعی
نعت رسول مقبول ﷺ	۱۰ منٹ	=
مجلس ذکر (جہری)	آدھا گھنٹہ	=
دُعا	۱۵ منٹ	=
اذان عشاء، صلوٰۃ عشاء۔ سورہ الم سجدہ، سورۃ الواقعہ، سورۃ الرحمٰن، سورہ الملک		
کھانا، آرام	ایک گھنٹہ	=

﴿تنبیہ﴾ مذکورہ خانقاہی تربیتی معمولات عمومی تناظر میں مرتب کیے گئے ہیں۔ ہر جگہ ان کی پابندی ضروری نہیں۔ حالات کی مناسبت سے کوئی بھی ترتیب ہوسکتی ہے۔

خانقاہی تربیّتی معمولات کا طریقہ کار

﴿۱﴾ اجتماعی، انفرادی ہر عمل سے پہلے اعلان اور اس سے متعلقہ آداب کی تعلیم ہو۔

﴿۲﴾ درس قرآن مجید، درس حدیث اور ظہر کا بیان عمومی موضوعات پر ہو اور مغرب کا بیان ذکر اللہ کی ضرورت، اہمیت، طریقہ کار اور فنّی مسائل پر ہو۔

﴿۳﴾ درس قرآن مجید، درس حدیث اور بیان کیلئے عالم دین کا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ ان اوقات میں تلاوت، ذکر اور درود شریف کا معمول بتا دیا جائے۔

﴿۴﴾ تعلیم کیلئے اکابر رحمہم اللہ کے مصنّفات متعیّن ہیں انہی سے تعلیم ہو اور تعلیم میں اپنی طرف سے اضافی بات نہ کی جائے۔

﴿۵﴾ درس، بیان یا تعلیم کیلئے مشورہ سے جن حضرات کو طے کیا جائے وہ اپنے وقت پر کسی اضافی تمہید کے بغیر اپنا کام شروع کر دیں۔

﴿۶﴾ بیان، درس یا تعلیم سے پہلے مقرّر شدہ صاحب کا کسی بھی انداز سے کوئی تعارف نہ کرایا جائے۔

﴿۷﴾ بیان، درس تعلیم یا دعاء وغیرہ میں کسی شخصیت، کسی جماعت یا کسی دینی دنیاوی کام کا کسی بھی تائیدی، تنقیدی، تنقیصی، تقابلی اور تردیدی انداز سے اشارۃً یا صراحۃً کوئی تزکرہ نہ کیا جائے۔

﴿۸﴾ خانقاہی کام کو کسی دوسرے دینی کام کا نہ بدل اور نہ مقابل سمجھا جائے اور نہ کسی تقابل سے کسی دینی کام سے بڑھایا گھٹایا جائے۔

﴿۹﴾ انفرادی معمولات اور وضوء وغیرہ کے وقفہ میں گٹھلیوں کا دستر خوان بچھا رہے جس پر فارغ حضرات درود شریف پڑھتے رہیں۔

﴿۱۰﴾ خانقاہی تربیّتی طریقہ کی عمومی دعوت کیلئے کبھی اجتماع کا بھی اہتمام ہو۔ جہاں تربیّتی اجتماع ہو مقامی حضرات پہلے سے اس کی دعوت دیتے رہیں۔

خانقاہی تربیتی معمولات میں شریک احباب کی خدمت میں چند گزارشات

﴿۱﴾ اجتماعی، انفرادی معمولات میں شرکت کا اہتمام فرمائیں۔

﴿۲﴾ اجتماعی معمولات کے اوقات میں انفرادی اعمال سے اجتناب فرمائیں۔

﴿۳﴾ انفرادی معمولات کے اوقات میں جو معمولات تجویز ہیں انہی پر عمل فرمائیں۔

﴿۴﴾ اجتماعی معمولات کے دوران سوال سے احتراز فرمائیں۔

﴿۵﴾ کوئی سوال یا کسی امر میں مشورہ کی ضرورت ہو تو امیر اجتماع کی اجازت اور مشورہ سے اجتماع میں موجود عالم دین سے پوچھ لیں۔

﴿۶﴾ کسی بھی مذہبی یا غیر مذہبی بحث مباحثہ سے پرہیز فرمائیں۔

﴿۷﴾ بیان، تعلیم اور خدمت وغیرہ کیلئے مشورہ سے احباب متعین ہیں، ان کے علاوہ کسی اجتماعی یا انفرادی خدمت میں دوسرے حضرات کو اجازت نہیں۔

﴿۸﴾ مشورہ سے طے شدہ امور کے علاوہ اگر کوئی صاحب کسی امر میں رضاکارانہ حصّہ لینا چاہیں تو امیر اجتماع سے اجازت لینا ضروری ہے۔

﴿۹﴾ موسم کے مطابق اپنی ضرورت کا بستر ہمراہ لائیں۔

﴿۱۰﴾ جتنے وقت کے لئے شرکت ہو اس کے مطابق خادمِ اجتماع کے پاس خرچہ جمع کروادیں۔

﴿۱۱﴾ جمع شدہ اجتماعی رقم حسب مشورہ فرداً فرداً واپس یا آخری دن خرچ کر دی جائے۔ جمع یا پونجی بنانے کا سلسلہ نہ رکھا جائے۔

﴿۱۲﴾ شرکت کے وقت کی مناسبت سے خرچہ کی رقم کی ایک حد مقرر رہے اس سے زیادہ ہرگز جمع نہ کروائیں۔

﴿۱۳﴾ قیام وطعام میں اگر کسی صاحب کی کوئی پرہیز ہو تو امیر اجتماع کو آگاہ فرمادیں۔

﴿۱۴﴾ آپس میں ذاتی رابطہ، پتہ، فون نمبر، کاروبار، ملازمت وغیرہ اور دوسری معلومات لینے دینے سے اجتناب فرمائیں۔

﴿۱۵﴾ نابالغ بچہ کو نہ لایا جائے۔ بالغ بے ریش معمولات میں شامل ہو سکتا ہے۔ مستقل ٹھہرنے

کیلئے والد یا بھائی کا ہمراہ ہونا ضروری ہے۔

﴿۱۶﴾ اپنا اصل قومی شناختی کارڈ امیر اجتماع یا ناظمِ اجتماع کے ذمہ دار کے پاس جمع کروائیں۔

﴿۱۷﴾ اجتماعی معمولات کے اوقات میں موبائل وغیرہ سے اجتناب رکھیں۔

خانقاہی تربیتی معمولات میں چند عنوانات کا تعارف

درس قرآن مجید وحدیث شریف

ہدایت ربانی کا منبع قرآن مجید اور حدیث شریف ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت اور اس کی آیات میں غور وتدبر سلوک الی اللہ میں معین ومددگار ہے۔ اس لئے خانقاہ میں درس قرآن مجید اور درس حدیث شریف اپنی اسی اہمیت کے ساتھ ہونا چاہیے۔ درس کیلئے عالم دین کا ہونا ضروری ہے۔ غیر علماء درس کے اہل نہیں ہوسکتے۔ اگر عالم دین موجود نہیں تو درس کا وقت تلاوت میں گزارا جائے

بیان

حسب ضرورت ماحول اور وقت کی مناسبت سے سالکین کی تربیت کیلئے کسی عنوان پر بیان بھی مفید ہے۔ عقائد، عبادات، معاملات معاشرت، اخلاقیات، حقوق وآداب اور مسائل تصوف وسلوک میں سے کسی بھی عنوان کو منتخب کیا جاسکتا ہے۔ البتہ بیان کیلئے عالم دین کا ہونا ضروری ہے، غیر عالم بیان کا اہل نہیں ہوسکتا۔

نصاب

اکابر کی خانقاہوں میں سالکین کی تربیت کیلئے ہمیشہ اکابر کے مصنفات میں سے کسی کے بطور تعلیم سننے سنانے یا سیکھنے سکھانے کا معمول رہا ہے یہاں بھی اکابر اہل حق کے مصنفات میں سے چند کتب کا انتخاب بطور نصاب کیا گیا ہے۔ نصاب میں یہ اہتمام ہو کہ عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاقیات ہر عنوان شامل تعلیم ہو کہ خانقاہ کا مقصد پورے دین کی دعوت دینا اور مکمل دینی تربیت کرنا ہے۔

تعلیم

منتخب نصاب کی تعلیم کیلئے وقت کی مناسبت سے مستقل حلقہ ہو اور اس میں تمام اہل خانقاہ شریک ہوں۔ تعلیم میں چند امور کا لحاظ ضروری ہے۔

۱۔ تعلیم منتخب نصاب ہی سے ہو اور کوئی دوسری کتاب بغیر مشورہ کے تعلیم میں نہ رکھی جائے۔

۲۔ تعلیم میں کتاب ہی سے پڑھا جائے اپنی طرف سے اضافی بات سے بچا جائے۔

۳۔ عقائد، معاملات، فقہی مسائل اور مسائل سلوک وتصوف کی تعلیم عالم دین ہی کرے۔

۴۔ فضائل، ترہیبات، اخلاقیات، آداب اور تجوید کی تعلیم دوسرے حضرات بھی مشورہ میں طے ہو جانے کے بعد کر سکتے ہیں۔

مشورہ

دینی دنیاوی امور چاہے انفرادی ہوں یا اجتماعی مشورہ سے طے کرنا سنت ہے۔ خانقاہ میں مختلف امور بھی باہمی مشورہ سے طے کئے جائیں تا کہ سنت کی برکت سے تمام کاموں میں یکسانیت اور اہل خانقاہ کا اتحاد و محبت باقی رہے اور سالکین اپنی زندگی کے تمام معاملات میں مشورہ کے عادی بن جائیں۔ البتہ مشورہ کیلئے ضروری ہے کہ ہر کام کا مشورہ اس کے اہل حضرات سے کیا جائے مثلاً جو امور علماء نے انجام دینے ہیں ان کا مشورہ علماء سے کیا جائے اور عمومی مشورہ میں دوسرے حضرات کو اس سے آگاہ کر دیا جائے اور جو امور دوسرے حضرات نے انجام دینے ہیں ان کا مشورہ علماء کی نگرانی میں دوسرے حضرات سے کیا جائے۔

امیر

اجتماعی امور کیلئے امیر کا ہونا ضروری ہے خصوصی مشورہ سے امیر کو منتخب کیا جا سکتا ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ امیر صاحب نسبت عالم دین ہو اور یہ بھی طے کیا جائے کہ کتنے وقت کیلئے امیر کا انتخاب ہوا ہے۔ خانقاہ میں سالک کو اطاعت امیر کا خوگر بنانے اور اس کی عملی مشق کیلئے شیخ کی موجودگی میں شیخ کے مشورہ اور سرپرستی سے کسی دوسرے اہل کو بھی امیر بنایا جا سکتا ہے۔

صاحب نسبت سے مراد وہ خوش نصیب ہے جس کا کسی صاحب نسبت شیخ سے باقاعدہ تعلقِ بیعت ہو۔ امیر خود بھی سلوک اور اصلاح کا محتاج ہے اس لئے اسے کبھی کبھی مامور بھی ہونا چاہیے تا کہ اس سے دوسرے سالکین کی تربیت کے علاوہ خود امیر کے سلوک کی حفاظت

رہے۔ خانقاہ کے انفرادی واجتماعی تمام چھوٹے بڑے امور کو مدِّنظر رکھنا امیر کی ذمہ داری ہے۔

خدمت

خانقاہ میں قیام وطعام کی خدمت کیلئے اہل خانقاہ ہی سے حسب ضرورت احباب کو مشورہ سے منتخب کرلیا جائے۔ اہل خدمت کے انتخاب میں یہ طے کیا جائے کہ یہ کتنے وقت کی خدمت کیلئے ہیں۔ اہل خانقاہ حضرات علماء کرام میں سے بھی خدمت کیلئے کبھی کسی صاحب کا انتخاب کیا جائے تاکہ خانقاہ کے تمام امور عملاً علمائے کرام کے پیش نظر رہیں۔

امیر خانقاہ خدمت والے حضرات کے ذمہ دوران خدمت حسب موقع عنوانات تعلیم میں سے کچھ حصہ سیکھنے سکھانے کیلئے بتادے تاکہ دوران خدمت اس کا تکرار کرلیا جائے۔

مجلس ذکر اور ذکر بالجہر

اصلاح وتربیت اور سلوک الی اللہ میں بنیادی کردار ذکر اللہ کا ہے۔ اس کی تعلیم وترغیب کیلئے خانقاہ میں ماحول اور وقت کی مناسبت سے مجلس ذکر یعنی اجتماعی ذکر اللہ کا اہتمام کیا جائے۔ اجتماعی ذکر کی کئی صورتیں ہیں۔ اکابر رحمہم اللہ کی تعلیمات کی روشنی میں کسی بھی صورت کو وقت کی مناسبت سے اختیار کیا جاسکتا ہے۔ البتہ مجلس ذکر میں اس کا خیال رکھا جائے کہ اجتماعی ذکر کی کسی خاص صورت کو ضروری نہ سمجھا جائے اور نہ ثواب واصلاح کو اسی میں منحصر سمجھا جائے۔ اسی طرح اگر ذکر بالجہر کرنا ہے تو اس کیلئے ایسا وقت رکھا جائے کہ کسی کی ایذاء کا سبب نہ ہو اور نہ ذکر بالجہر کے موانع میں سے کوئی مانع موجود ہو۔

نعت

نعت حضور نبی کریم حضرت سیّدنا محمد ﷺ کا ذکرِ خیر نظماً اور نثراً درود شریف ہی کی ایک صورت ہے۔ نعت قربِ خداوندی کا ذریعہ ہے، اس لیے نعت کو ادب واحترام سے پڑھا سنا جائے۔ نعت میں درجہ ذیل امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ خانقاہی معمولات میں نعت کا اہتمام ہو التزام سے بچا جائے۔
۲۔ نعت کے کلمات غیر شرعی نہ ہوں اور شرک وبدعت سے پاک ہوں۔
۳۔ اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ کی منتخب نعتوں سے ہی پڑھا جائے۔
۴۔ جو نعتیں خاص مواجہہ شریف (روضہ منوّرہ) پر حاضری کے وقت کیلئے ہیں یا خواص کیلئے

ہیں مجمع عام میں نہ پڑھی جائیں۔

۵۔ گانے کی طرز پر یا ساز وغیرہ سے نہ پڑھی جائے۔

۶۔ نعت پڑھنے والا نابالغ، بے ریش، ڈاڑھی منڈا، ڈاڑھی کترا یا فاسق نہ ہو۔

۷۔ عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے اس لیے عورت سے عورتوں یا مردوں میں نعت نہ پڑھائی جائے اسی طرح نابالغہ سے بھی نعت نہ پڑھائی جائے تاکہ اسے بچپنہ ہی سے پردہ کی عادت ہو جائے۔

دعوت الی اللہ

خانقاہی تربیت کا مقصد اپنی اصلاح اور دوسرے انسانوں کے متعلق اپنی ذمہ داری کا احساس پیدا کرتے ہوئے اسے نبھانا ہے۔ ہر مسلمان پر عام انسانوں کو دعوت اسلام اور مسلمان بھائیوں کو دعوت ایمان دینے کی ذمہ داری ہے۔ خانقاہی تربیت کا مقصد اس ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا ہے اسلئے اس کی عملی تربیت کیلئے دوسروں کو دعوت دینا بھی اہل خانقاہ کے معمول میں شامل ہونا چاہیے۔ ماحول اور وقت کی مناسبت سے امیر خانقاہ کوئی بھی صورت اختیار کر سکتا ہے۔ طریقہ دعوت باقاعدہ تعلیم کے ذریعہ سکھایا جائے اور اہل خانقاہ سے باہر اہلِ تعلق اور دوسرے حضرات کی خدمت میں دعوت کیلئے اہل خانقاہ کو بھیجا جائے۔

خانقاہی معمولات میں شریک غیر علماء کی ذمہ داری

معاشرہ میں اکثریت غیر علماء کی ہوتی ہے اسلئے خانقاہ میں آنے والے اکثر حضرات بھی غیر علماء ہوتے ہیں۔ یہ حضرات اپنے آپ کو علمائے کرام سے زیادہ علم دین کا محتاج سمجھتے ہوئے تعلیم میں دلجمعی سے بیٹھنے اور سیکھنے کی کوشش کریں۔ ان حضرات میں اردو خواں حضرات تعلیم کے آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے فضائل، ترہیبات، اخلاقیات، آداب، حقوق اور تجوید کی تعلیم کرائیں اور دعوت کا طریقہ سیکھ کر دعوت کے آداب کی رعایت رکھتے ہوئے خانقاہ میں قیام کے وقت اور اپنے مقام پر دعوت میں مشغول رہیں۔

خانقاہی معمولات کی شرعی حیثیت

خانقاہی معمولات کے اوقات، ترتیب اور دوسرے لوازمات ایک انتظامی ضرورت ہیں۔ یہ اوقات و ترتیب شرعاً منصوص نہیں۔ اس لئے انہیں ضروری یا ثواب کو اسی میں منحصر سمجھنا درست

نہیں۔ بلکہ حسب ضرورت احکام شرعیہ کی روشنی میں علمائے کرام کے مشورہ سے ان میں کوئی سی ترتیب اختیار کی جاسکتی ہے۔ ملحوظ رہے کہ یہ خانقاہی تربیتی معمولات اور نصاب ماہانہ سہ روزہ خانقاہی طرز تربیت کیلئے ہیں۔ روزانہ یا سہ روزہ سے زیادہ وقت کیلئے مناسب تبدیلی کے ساتھ انہیں اختیار کرنا موزوں ہوگا۔

دوسرے دینی کاموں کی اہمیت اور اہل خانقاہ کا اس سے تعلق

خانقاہی طرز تربیت کے علاوہ دوسرے عنوانات سے جو دینی کام مثلاً مدارس اسلامیہ عربیہ، درس وتدریس، دعوت وتبلیغ، جہاد، مناظرہ، تصنیف وتالیف اور سیاست ملکی وغیرہ کے نام سے طائفہ اہل حق اہل السنّت والجماعت علمائے دیوبند کی زیر سرپرستی ہو رہے ہیں، ان سب کو حق پر سمجھا جائے۔ یہ سارے کام اپنے اپنے ماحول اور وقت کی ضرورت ہیں۔ ان میں کسی کام کی توہین، تردید، تنقیص اور تنقید نہایت خطرناک اور سالک کے شجرہ ایمانی کی جڑوں کو کھوکھلا کر دینے والی ہے۔ اس لئے ان سب کاموں کا تذکرہ ادب واحترام سے کیا جائے۔ دامے درمے قدمے سخنے ان کی حمایت کو اپنی سعادت سمجھا جائے۔ البتہ کسی کام میں عملاً شمولیت کیلئے اپنے شیخ سے مشورہ کرلیا جائے۔ شیخ جو رہنمائی کرے گا اس میں ان شاء اللہ خیر ہوگی۔

یادِ مُرشد

نقشِ بتاں مٹایا دکھایا جمالِ حق
آنکھوں کو آنکھیں دل کو مرے دل بنا دیا
کیا ناخدا ہیں آپ بھی اس بحرِ عشق کے
گرداب ہولناک کو ساحل بنا دیا
فیضِ نظر سے نفس کی کایا پلٹ گئی
جو تھے رذائل ان کو فضائل بنا دیا
اس روسیاہ کو آپ نے جو ننگ بزم تھا
پرتو سے اپنے رونق محفل بنا دیا
چسکا لگا کے یادِ خدا کا حضور نے
بیزارِ کاروبار مشاغل بنا دیا
دلدادہ کر دیا مجھے خلوت کا آپ نے
اس بزم بے ثبات سے بددل بنا دیا
انوارِ ذکر رہتے ہیں گھیرے ہوئے مجھے
خلوت کو میری آپ نے محفل بنا دیا
کر دیجیے بس اب مجھے اپنے سے بیخبر
اس اپنے علم نے مجھے جاہل بنا دیا
مجذوب در سے جاتا ہے دامن بھرے ہوئے
صد شکر حق نے آپ کا سائل بنا دیا

نصاب تعلیم خانقاہی تربیّتی معمولات

اکابر اہل السنّت والجماعت کی تصانیف میں سے عنوان کی مناسبت سے کسی کتاب یا کتاب کے کسی حصہ کو خانقاہ کے تعلیمی حلقہ کا نصاب بنایا جاسکتا ہے۔ یہاں نصابِ تعلیم کے طور پر اکابر کی تصانیف سے ایک نصاب پیش کیا جارہا ہے۔ ان کتابوں کو سالکین خود مطالعہ میں بھی رکھ سکتے ہیں اور اپنے شیخ کے مشورہ سے علماء سے پڑھ بھی سکتے ہیں۔ نیز گھر میں یا دوسرے حلقوں میں بھی ان کتب سے تعلیم ہوسکتی ہے۔

تعلیم میں یہ اہتمام ہو کہ تفسیر، ترجمہ، حدیث، عقائد اور فقہ کی تعلیم کا عالمِ دین ہی کرائے، جبکہ دوسرے عنوانات کی تعلیم امیر اجتماع، امیر معمولات، امیر حلقہ یا شیخ کے مشورہ سے کوئی بھی صاحب کراسکتا ہے۔

(تنبیہ!) بطور نصاب کتب میں مفصّل، متوسط اور مختصر کتاب کو لکھا گیا ہے، تاکہ تعلیم کا معمول بنانے میں وقت کی گنجائش سے کسی کتاب کو شاملِ تعلیم کیا جائے۔

کتابوں پر مشتمل یہ ایک مختصر سا کتب خانہ بھی ہے اور اس سے کسی تعلیمی ادارہ، رفاعی ادارہ ذاتی کارخانہ، مل، فیکٹری اور گھر کی لائبریری بھی بنائی جاسکتی ہے، جس سے اُس ماحول کے افرادِ کار مطالعہ اور تعلیمی حلقہ کا فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔

ایک مفید مشورہ

فیکٹری، مل، کارخانہ یا رفاعی، تعلیمی اداروں میں اکثر دس بارہ یا کم و بیش ملازم ہوتے ہیں۔ اگر صاحب ادارہ یا مالک کسی عالم دین سے جز وقتی، یعنی گھنٹہ دو کی خدمات حاصل کرلے اور اس نصاب سے انتخاب کر کے ملازمین کی دینی تربیّت کا اہتمام کیا جائے تو نہ صرف یہ دنیا و آخرت کی خیر کا سبب ہے، بلکہ اپنے آپ اور اپنے ماحول کو جہنم سے بچانے اور جنت میں لے جانے کی ذمہ داری پوری کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔

عنواناتِ تعلیم مع نصاب

تفسیر

۱۔ ”تفسیر عثمانی“، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۴۹ء)
۲۔ ”معارف القرآن“، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ (م ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء)
۳۔ ”معارف القرآن“، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ (م ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء)
۴۔ ”درس قرآن مجید“، حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ (م ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء)

ترجمہ قرآن مجید

۱۔ ”ترجمہ قرآن کریم“، حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء)
۲۔ ”ترجمہ قرآن کریم“، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ (م ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۲ء)
۳۔ ”آسان ترجمہ قرآن“، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم

حدیث

۱۔ ”زاد سفر“، اُردو ترجمہ ”ریاض الصالحین“، شرف الدین نَدَوِي رحمہ اللہ (م ۶۷۶ھ/ ۱۲۷۷ء)، ترجمہ: امۃ اللہ تسنیم رحمہا اللہ (م ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء) ہمشیرہ محترمہ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ (م ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء)

۲۔ ”رحمت کے خزانے“، اُردو ترجمہ ”اَلْمُتَبَحَّرُ الرَّابِحُ فِيْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحْ“، علامہ شرف الدین عبدالمؤمن الدّمیاطی رحمہ اللہ (م ۷۰۵ھ/ ۱۳۰۵ء)، ترجمہ: حضرت مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم

۳۔ ”گلدستہ صد احادیث“، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ (م ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۳ء)
۴۔ ”معارف الحدیث“، حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ (م ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء)
۵۔ ”درس حدیث“، حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ (م ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء)

فقہ

فقہ کے تین حصے ہیں: عقائد، عبادات، معاملات

عقائد

۱۔ ”عقائد الاسلام“، حضرت مولانا عبدالحق حقانی رحمہ اللہ

۲۔ ’’بہشتی زیور‘‘، حصہ عقائد، حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء)

۳۔ ’’تعلیم الاسلام‘‘، حصہ عقائد، حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۲ء)

۴۔ ’’عقائد الاسلام‘‘، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ (م ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء)

۵۔ ’’عقائد اہل السنّت والجماعت‘‘، حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب دامت برکاتہم

عبادات

۱۔ ’’بہشتی زیور‘‘، حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء)

۲۔ ’’تعلیم الاسلام‘‘، حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۲ء)

۳۔ ’’عمدۃ الفقہ‘‘، حضرت مولانا سیّد زوّار حسین شاہ رحمہ اللہ (م ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء)

معاملات

۱۔ ’’صفائی معاملات‘‘، حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء)

۲۔ ’’اسلام کے بنیادی اصولِ تجارت‘‘، حضرت مولانا مفتی عبدالسلام چاٹگامی دامت برکاتہم

تصوف وسلوک

۱۔ ’’شریعت وطریقت‘‘، حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء)

۲۔ ’’شریعت وطریقت کا تلازم‘‘، حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ (م ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء)

۳۔ ’’اکابر کا سلوک واحسان‘‘، حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ (م ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء)

۴۔ ’’نجاتِ دارین‘‘، حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ (م ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء)

حقوق وآداب

۱۔ ’’حقوق العباد‘‘، حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء)

۲۔ ’’تحفۃ المسلمین‘‘، حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنی رحمہ اللہ (م ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء)

اخلاقیات

۱۔ ’’آداب المعاشرت‘‘، حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء)

۲۔ ’’چند اہم اسلامی آداب‘‘، اُردو ترجمہ ’’مِنْ اَدَبِ الْاِسْلَامْ‘‘، شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ (۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء)، اُردو ترجمہ: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم

۳۔ ’’اسلامی آداب‘‘، حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنی رحمہ اللہ (م ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء)

سیرت

۱۔ ''سیرت مصطفیٰ ﷺ''، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ (م ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء)

۲۔ ''النبی الخاتم ﷺ''، حضرت مولانا سیّد مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ (م ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء)

۳۔ ''ایک دن حضور ﷺ کے ساتھ''، حضرت مولانا ابوطلحہ اظہار الحسن محمود دامت برکاتہم

سنت

۱۔ ''اسوہ رسولِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم''، حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی رحمہ اللہ (م ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء)

۲۔ ''سنن وآداب''، مولانا ابوبکر بن مصطفیٰ پٹنی دامت برکاتہم

۳۔ ''گلزارِ سنت''، مولانا سیّد اصغر حسین رحمہ اللہ (م ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۵ء)

۴۔ ''مسنون دعائیں''، حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنی رحمہ اللہ (م ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء)

تاریخ

۱۔ ''تاریخ اسلام''، حضرت مولانا محمد میاں رحمہ اللہ (م ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء)

۲۔ ''خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم''، حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمہ اللہ (م ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۲ء)

۳۔ ''تاریخ دعوت وعزیمت''، حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ (م ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء)

۴۔ ''آپ بیتی''، حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ (م ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء)

۵۔ ''تاریخ مشائخ چشت''، حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ (م ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء)

مواعظ

۱۔ ''فیوض یزدانی''، اُردو ترجمہ ''اَلْفَتْحُ الرَّبَّانِی''، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ (م ۵۶۱ھ/۱۱۶۶ء)، ترجمہ: حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۱ء)

۲۔ ''ہفت اختر''، حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء)

۳۔ ''اصلاحی مواعظ''، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم

فضائل

۱۔ ''فضائل اعمال''، حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ (م ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء)

۲۔ ''فضائل صدقات''، ایضاً ۳۔ ''فضائل حج''، ایضاً

۴۔ ’’فضائل لباس‘‘، حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ (م ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء)

۵۔ ’’فضائل النساء‘‘، ایضاً ۶۔ ’’فضائل زبان عربی‘‘، ایضاً

۷۔ ’’فضائل تجارت‘‘، ایضاً

۸۔ ’’فضائل تہجد‘‘، حضرت مولانا مفتی مظفر حسین سہارنپوری رحمہ اللہ (م ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء)

ترہیبات

۱۔ ’’جزاءُ الاَعمال‘‘، حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء)

تردید فرق باطلہ

۱۔ ’’اختلافِ امت اور صراطِ مستقیم‘‘، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ (م ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء)

۲۔ ’’ادیان باطلہ اور صراطِ مستقیم‘‘، حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم

اوراد و وظائف

۱۔ ’’الحزب الاعظم‘‘، ملا علی القاری رحمہ اللہ (م ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء)

۲۔ ’’دلائل الخیرات‘‘، محمد بن سلیمان الجزولی رحمہ اللہ (م ۸۷۰ھ/۱۴۶۵ء)

۳۔ ’’مناجاتِ مقبول‘‘، مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء)

۴۔ ’’دامانِ رحمت‘‘، حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ (م ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء)

جامع نصاب

تعلیمی حلقوں کے لیے ایسے نصاب بھی مرتب ہوئے ہیں جو تمام اہم عنوان کو شامل ہیں۔ ایسے نصاب کا یہ فائدہ ہے کہ زیادہ کتابوں کے بجائے ایک ہی کتاب سے تعلیمی حلقہ کی ضرورت پوری ہوجاتی ہے، یا مختصر وقت میں جامع بات سامنے آجاتی ہے۔

۱۔ ’’بہشتی زیور‘‘، حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء)

۲۔ ’’اصلاحی نصاب‘‘، ایضاً ۳۔ ’’حیات المسلمین‘‘، ایضاً

۴۔ ’’تعلیم الدین‘‘، ایضاً

۵۔ ’’تعلیماتِ اسلام‘‘، حضرت مولانا محمد مسیح اللہ خان رحمہ اللہ (م ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء)

۶۔ ’’ایک منٹ کا مدرسہ‘‘، حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ (م ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء)

۷۔ ’’زاد السالکین‘‘، حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی صاحب رحمہ اللہ (م ۱۴۳۸ھ/۲۰۱۷ء)

تعلیماتِ تصوف کا خلاصہ

قطب الارشاد حضرت گنگوہی قدس سرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف لَو لگانا، خلقِ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مزیّن ہونا، جن کا جوہر درج ذیل ہے:

(۱) اپنے آپ کو کمتر سمجھنا اور اس کی ضد ہے تکبر۔ (۲) مخلوق کے ساتھ تلطّف کا برتاؤ کرنا اور خلقت کی ایذاؤں کو برداشت کرنا۔ (۳) نرمی اور خوش خلقی کا معاملہ کرنا اور غیظ وغضب کا چھوڑ دینا۔ (۴) ہمدردی اور دوسروں کو ترجیح دینا خلق پر فرطِ شفقت کے ساتھ، جس کا یہ مطلب ہے کہ مخلوق کے حقوق کو اپنے حظِ نفسانی پر مقدم رکھا جائے۔ (۵) سخاوت کرنا۔ (۶) درگذر اور خطا کا معاف کرنا۔ (۷) خندہ روئی اور بشاشتِ جسم۔ (۸) سہولت اور نرم پہلو رکھنا۔ (۹) تصنّع اور تکلّف کو چھوڑ دینا۔ (۱۰) خرچ کرنا بلا تنگی اور بغیر اتنی فراخی کے کہ احتیاج لاحق ہو۔ (۱۱) خدا پر بھروسہ رکھنا۔ (۱۲) تھوڑی سی دنیا پر قناعت کرنا۔ (۱۳) پرہیزگاری۔ (۱۴) جنگ وجدل اور عتاب نہ کرنا مگر حق کے ساتھ۔ (۱۵) بُغض وکینہ اور حسد نہ رکھنا۔ (۱۶) عزت وجاہ کا خواہشمند نہ ہونا۔ (۱۷) وعدہ پورا کرنا۔ (۱۸) بردباری۔ (۱۹) دوراندیشی۔ (۲۰) بھائیوں کے ساتھ موافقت ومحبت رکھنا اور اغیار سے علیحدہ رہنا۔ (۲۱) محسن کی شکرگذاری۔ (۲۲) اور جاہ کا مسلمانوں کے لیے خرچ کرنا۔

(شریعت وطریقت کا تلازم، مؤلفہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ ص ۱۱۵، ۱۱۶)

حمد

ظاہر مطیع و باطن ذاکر مدام تیرا
زندہ رہوں الٰہی ہو کر تمام تیرا
بگڑے نظامِ دیں کو میرے بھی ٹھیک کردے
ہر دو سرا میں کیا کیا ہے انتظام تیرا
زنہار ہو نہ شیطان عاجز پہ تیرے غالب
بندہ نہ ہو نفس کا ہرگز غلام تیرا
یہ بد لگام و بدرگ نفس شریر و سرکش
اے شہسوار خوباں ہو جائے رام تیرا
چھوڑوں نہ زندگی بھر پابندیٔ شریعت
ہو مثلِ زلفِ دلبر مرغوب دام تیرا
دوری میں شاہِ خوباں ابتر ہے حال بیحد
ہو جائے منکشف ہاں اب قرب تام تیرا
زورِ کشش سے تیرے کر جائے قطع دم میں
راہِ دراز تیری یہ سست گام تیرا
پردہ خودی کا اُٹھ کر کھل جائے رازِ وحدت
ہو مست جامِ الفت یہ تشنہ کام تیرا
باطن میں میرے یارب بس جائے یاد تیری
ہر دَم رہے حضوری دل ہو مقام تیرا
مونس ہو میری جاں کی فکرِ مدام تیری
ہمدم ہو میرے دل کا فکرِ دوام تیرا
دل کو لگی رہے دھن، لیل و نہار تیری
مذکور ہو زباں پر ہر صبح و شام تیرا
مورد رہے یہ ہر دم تیری تجلیوں کا
ہو جائے قلب میرا بیت الحرام تیرا
سینہ میں ہو منقش یا رب کتاب تیری
جاری رہے زبان پر ہر دم کلام تیرا
ہے اب تو یہ تمنا اِس طرح عمر گزرے
ہر وقت تیرا دَھندا ہر وقت کام تیرا

دونوں جہاں میں مجھ کو مطلوب تُو ہی تُو ہو
ہر پختہ کار وحدت مجذوب خام تیرا

دعاء

دنیا سے اِس طرح ہو رُخصت غلام تیرا
ہو دل میں یاد تیری ہو لب پہ نام تیرا
ہر ماسوا سے غافل شوقِ لقا میں تیرے
ہو جان و دل سے حاضر سُن کر پیام تیرا
ہے خوبیٔ دوعالم اک حسنِ خاتمہ پر
کرنا سَر اِس مہم کا ادنیٰ ہے کام تیرا
رگ رگ میں مرتے دم ہو صدقِ یقیں کے باعث
تیرے نبیؐ کی وقعت اور احترام تیرا
منکر نکیر آ کر دے جائیں یہ بشارت
تجھ کو رہے مبارک حسنِ ختام تیرا
رحمت سے بخش دینا میرے گناہ سارے
روزِ جزا نہ دیکھوں میں انتقام تیرا
ہوں ارذلِ خلائق اشرف کا واسطہ ہو
شافع ہو جو نبیؐ ہے خیر الانام تیرا
اپنے کرم سے کرنا مجھ کو بھی اِن میں شامل
جن پر عذاب یارب ہو گا حرام تیرا
اوروں کے آگے رُسوا کرنا نہ مجھ کو مولیٰ
آگے تیرے خجل ہے عاصی غلام تیرا
دینا جگہ مجھے بھی بندوں میں خاص اپنے
جب منعقد ہو یارب دربار عام تیرا
محشر میں ہو پہنچ کر اس تشنہ لب کو حاصل
تیرے نبی کے ہاتھوں کوثر کا جام تیرا
جنت میں چشمِ حیرت ہو شاد کام میری
جلوہ رہے میسر اس کو مدام تیرا
ہو جملہ انبیاء پر اصحابؓ و اولیاء پر
دائم صلوٰۃ تیری، پیہم سلام تیرا

دونوں جہاں کا دُکھڑا مجذوب رو چکا ہے
اب آگے فضل کرنا یارَب ہے کام تیرا

یادِ مدینہ

الٰہی دکھا دے بہارِ مدینہ   کہ دل ہے بہت بیقرارِ مدینہ
یہ دل ہو اور انوار کی بارشیں ہوں   یہ آنکھیں ہوں اور جلوہ زار، مدینہ
ہوائے مدینہ ہو بالوں کا شانہ   ہو آنکھوں کا سرمہ غبارِ مدینہ
وہاں کی ہے تکلیف راحت سے بڑھ کر   مجھے گل سے بڑھ کر ہے خارِ مدینہ
کبھی گرد کعبہ کے ہوں میں تصدق   کبھی جا کے ہوں میں نثارِ مدینہ
کبھی لطف مکہ کا حاصل کروں میں   کبھی جا کے لوٹوں بہارِ مدینہ
رہے میرا مسکن حوالی کعبہ   بنے میرا مدفن دیارِ مدینہ
پہنچ کر نہ ہو لوٹنا پھر وہاں سے   وہیں رہ کے ہوں جاں سپارِ مدینہ
بصد عیش سوؤں میں تا صبح محشر   جو ہو میرا مرقد کنارِ مدینہ
مجھے چپہ چپہ زمیں کا ہو طیبہ   میں ایسا بنوں راز دارِ مدینہ
میں پسماندہ ہوں کیوں نہ حسرت سے دیکھوں   سوئے عازمانِ دیارِ مدینہ
وہاں جلوہ فرما حیات النّبی ہیں   زہے زائرینِ مزارِ مدینہ
نمک بر جراحت ہے اُف ذکرِ طیبہ   کہ ہوں آہ میں دلفگارِ مدینہ
میں جاؤں وہاں نیک اعمال لے کر   کہ یارب نہ ہوں شرمسارِ مدینہ

الٰہی بصد شوق مجذوب پہنچے
یہ ناکام ہو کامگارِ مدینہ

ذکر اللہ کی حقیقت، ضرورت، اہمیت اور طریقہ تعلیم پر
امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا ایک اہم مکتوب

اس راستے کے متبدی طالب کو ذکر کرنے کے بغیر چارہ نہیں ہے، کیونکہ اس کی ترقی ذکر کے تکرار سے وابستہ ہے، اس شرط پر کہ وہ کامل مکمل شیخ سے حاصل کیا جائے۔ اگر اِس شرط کے ساتھ وابستہ نہ ہو تو اکثر ایسا ہے کہ وہ ابرار کے اوراد کی قسم کا ہے جس کا نتیجہ ثواب ہے، لیکن یہ قرب کے اس درجہ میں نہیں ہے جو مقربین سے تعلق رکھتا ہے اور میں نے جو یہ کہا ہے کہ اکثر ایسا ہے کہ وہ ابرار کے اوراد کی قسم کا ہے (اس لیے کہا ہے) کیونکہ جائز ہے کہ اللہ جل سلطانہٗ کا فضل کسی شیخ کے واسطہ کے بغیر طالب کی تربیت کرے اور ذکر کا تکرار سے مقربین میں سے بنا دے، بلکہ روا ہے کہ اسے ذکر کے تکرار کے بغیر ہی قرب کے مراتب سے مشرف فرما دے اور اپنے اولیاء میں سے بنا دے اور یہ شرط اکثر کے اعتبار سے ہے اور حکمت و عادت کے مطابق ہے اور جب اللہ جل سلطانہٗ کے فضل سے وہ معاملہ جو ذکر سے وابستہ ہے، مکمل ہو جاتا ہے اور خواہشات کے معبودوں سے خلاصی میسر ہو جاتی ہے اور امارہ مطمئنہ بن جاتا ہے، اس وقت ذکر کرنے سے ترقی حاصل نہیں ہوتی اور اس جگہ ذکر طالب کے لیے اورادِ ابرار کا حکم پیدا کر لیتا ہے۔ اس مقام میں قرب کے مراتب تلاوتِ قرآن اور لمبی قرأت کے ساتھ نماز کی ادائیگی سے وابستہ ہیں۔ جو کچھ پہلے ذکر کرنے سے میسر ہوتا تھا، اس وقت وہ قرآن کی تلاوت سے، خاص کر جو نماز میں قرأت کی جائے، اس سے میسر ہو جاتا ہے۔

الغرض اس وقت ذکر تلاوت کا حکم پیدا کر لیتا ہے جو شروع میں ابرار کے اوراد کی قسم سے تھا اور تلاوت ذکر کا حکم پیدا کر لیتی ہے جو ابتدا اور درمیان میں مقربات (قرب کے اسباب) میں سے تھی۔ عجیب معاملہ ہے، اس وقت اگر ذکر کا تکرار قرآن مجید کی قرأت کے طور پر کیا جائے، جیسے کہ قرآنی آیات کے مقدس کلمات سے ہے اور تعوذ سے شروع کیا جائے تو وہی فائدہ دیتا ہے جو قرآن کی تلاوت سے میسر ہوتا ہے اور اگر قرأت کے طور پر تکرار نہ کیا جائے تو ابرار کے عمل کی مانند ہے۔ ہر عمل کا ایک مقام اور ایک موسم ہے جو اگر اس کے اندر کیا جائے تو وہ حسن اور ملاحت پیدا کر لیتا ہے اور اگر اس موسم کے اندر نہ کیا جائے تو اکثر یوں ہے کہ وہ خطا ہوتا ہے، خواہ حسنہ ہو۔ تشہد کے وقت فاتحہ پڑھنا خطا ہے، اگرچہ وہ ام الکتاب ہے۔ اس طرح پیر اس راستے کی ضروریات میں سے ہے اور اس کی تعلیم بھی اہم کاموں میں سے ہے۔ وَبِدُوْنِهٖ خَرْطُ الْقَتَادِ یعنی: اور اس کے بغیر بے فائدہ رنج اٹھانا ہے۔

[''مکتوبات امام ربانی'' از حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، ترجمہ: محمد نذیر رانجھا، جلد ۲، دفتر ۳، مکتوب ۲۵، ص ۳۲۱، ۳۲۲]

اور خوب ظاہر ہے کہ کوئی کمال بھی دعوت وتبلیغ کے مرتبہ تک نہیں پہنچتا۔ فَاِنَّ اَحَبَّ عِبَادِ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ حَبَّبَ اللّٰہَ عِبَادِہٖ وَحَبَّبَ عِبَادَ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ وَھُوَ الدَّاعِیْ وَالْمُبَلِّغُ۔ [الدر المنثور ۳:۲۵۶، جمع الجوامع ۶۰۸۵، کنز العمال ۱۵۹۶۸]

آپ نے سنا ہوگا کہ حدیث میں آیا ہے کہ کل قیامت کے دن علماء کی سیاہی کو اللہ کے راستے میں شہید ہونے والوں کے خون کے ساتھ تولا جائے گا اور اُن کی سیاہی والا پلڑا اُن (شہیدوں) کے خون پر بھاری ہو جائے گا۔ اُمت کے دوسرے لوگوں کو یہ دولت میسر نہیں ہوئی ہے، وہ جو کچھ رکھتے ہیں وہ طفیلی اور ضمنی ہے۔ اصل اصل ہے اور فرع اصل سے ماخوذ ہے۔ اس جگہ سے اس اُمت کے داعیوں اور مبلغوں کی فضیلت سمجھنی چاہیے۔ اگرچہ دعوت وتبلیغ میں کئی درجات ہیں اور داعیوں اور مبلغوں کے درجات مختلف ہیں۔ علماء ظاہری تبلیغ کے ساتھ مخصوص ہیں اور صوفیہ باطن (کی تبلیغ) کا اہتمام کرتے ہیں اور جو عالم صوفی بھی ہو وہ بہت اکسیر ہے اور وہ ظاہر و باطن کی دعوت وتبلیغ کے لائق ہے اور نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کا نائب اور وارث ہے۔

ایک جماعت نے اس امت کے محدثین کو، جو کہ نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی احادیث کی تبلیغ کرتے ہیں، اس امت کے افضل لوگ سمجھا ہے۔ اگر انہوں نے مطلقاً افضل سمجھا ہے تو تردّد وشک کی جگہ ہے اور اگر علمائے ظاہر کے مقابلے میں کہا ہے تو اس کی گنجائش ہے۔ مطلقاً فضیلت تو اس جامع مبلغ کے لیے ہے جو ظاہری تبلیغ بھی کرتا ہے اور باطنی تبلیغ بھی کرتا ہے۔ ظاہری دعوت بھی دیتا ہے اور باطنی بھی۔ کیونکہ مطلقاً افضل قرار دینے میں قصور ہے جو فضل کے اطلاق کرنے کے منافی ہے۔ فَافْھَمْ فَلَا تَکُنْ مِّنَ الْقَاصِرِیْنَ یعنی: اس نکتے کو سمجھ لو اور کوتاہ نظروں میں سے مت بنو۔

ہاں! ظاہر اگرچہ عمدہ ہے اور نجات کا مدار اسی پر ہے اور یہ بڑی برکت والا اور نفع عام والا ہے، لیکن اس کا کمال باطن سے وابستہ ہے۔ ظاہر بغیر باطن کے نامکمل ہے اور باطن بغیر ظاہر کے بے فائدہ ہے اور جو شخص باطن کو ظاہر کے ساتھ جمع کرے وہ بہت اکسیر ہے۔ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ [تحریم ۶۶:۸]

[”مکتوبات امام ربانی“ از حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، جلد ۲، دفتر ۲، مکتوب ۵۷، ص ۱۶۴، ۱۶۵]

مفسرین نے لکھا ہے:

جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی طرف کسی کو بلائے، وہ اس بشارت اور تعریف وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ [حم سجدہ ۴۱:۳۳] کا مستحق ہے، خواہ کسی طریق سے بلائے۔ مثلاً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معجزہ وغیرہ سے بلاتے ہیں اور علماء دلائل سے، مجاہدین تلوار سے، مؤذنین اذان سے۔ غرض جو بھی کسی شخص کو دعوت الی الخیر کرے، وہ اس میں داخل ہے، خواہ اعمالِ ظاہرہ کی طرف بلائے یا اعمال باطنہ کی طرف، جیسا کہ مشائخ صوفیہ معرفت اللہ کی طرف بلاتے۔

[”فضائل تبلیغ“ از حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ، فصل اول]